© rasailojaraid.com

تبصرے

انشاء بیخبر:- از مولانا انتظام اللہ شہابی تقطیع خورد ضخامت ۴۰ صفحات کتابت طباعت بہتر قیمت درج
نہیں۔ ملنے کا پتہ:- مرتضائی پریس آگرہ

خواجہ غلام غوث بیخبر مرزا غالب مرحوم کے ہم عصروں میں تھے۔ اُردو نثر بہت عمدہ لکھتے تھے۔ شاعر بھی تھے۔ مگر زیادہ تر فارسی میں کہتے تھے۔ اُنھوں نے ۱۸۴۶ء میں اُردو نثر نگاری اور اُردو میں خطوط نویسی کی طرف توجہ کی۔ تو ایسے گُل کھلائے کہ اپنے ہم عصروں میں ایک نمایاں طرز انشا کے مالک ہو گئے۔ مرزا غالب کا کوئی اُردو خط ۱۸۵۰ء سے پہلے کا اب تک نہیں ملا۔ اس اعتبار سے خواجہ بیخبر کو مرزا پر فوقیت حاصل ہے اور جہاں تک اُن کی انشا کا تعلق ہے اُس میں وہ مرزا کے ہم نشین نظر آتے ہیں۔

ان کے خطوط کے تین مجموعے فغان بیخبر، خونابہ جگر، اور رشک لعل وگہر کے نام سے مدت ہوئی کہ شائع ہو چکے ہیں لیکن ان خطوط کے علاوہ بھی چند اُردو خطوط اور بعض تحریریں ایسی تھیں جو اب تک کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئی تھیں۔ مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی لائق مبارکباد ہیں کہ آپ نے ان خطوط کو شائع کرکے اُردو ادب کے خزانہ میں چند انمول جواہر کا اضافہ کیا ہے۔ اِن خطوط کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اب سے ستر اسی برس پہلے بھی خواجہ بیخبر کس طرح ایسی صاف سلیس اور شستہ ورواں اُردو لکھتے تھے کہ وہ بالکل آج کی نکھری ہوئی اور ترقی یافتہ زبان معلوم ہوتی ہے۔ کتاب کے شروع میں بیخبر کے ذاتی سوانح، اخلاق وعادات، اور ان کے فضائل وکمالات پر ایک فاضلانہ مقدمہ ہے جن میں ان کی انشا کی خصوصیات پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد چند متعلقہ حضرات کا مختصر سوانحی تذکرہ ہے۔ پھر اصل رقعات شروع ہو جاتے ہیں۔ مرزا غالب کے خطوط کی طرح یہ خطوط بھی دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جن میں عربی وفارسی تراکیب، اور نادر تشبیہات واستعارات

© rasailojaraid.com